ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

اگست/2023ء

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH

MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

وفاء خلافت

مجلس انصار اللہ

نصرت دین

مؤرخہ 9/جولائی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع کولگام زون بی، اننت ناگ (بمقام ناصر آباد، کشمیر) کے افتتاحی اجلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 15/جولائی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع شوپیان و کولگام زون A (بمقام ریشی نگر، کشمیر) کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 27/مئی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع پالکاڈ، ٹریشور (بمقام پلی پورم، کیرلہ) کے افتتاحی اجلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے مکرم ایم ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 25/جون 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع یادگیر، رائچور، گلبرگہ (کرناٹک) کے موقعہ پر انصار سے مخاطب ہوتے ہوئے مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند

مؤرخہ 25 / جون 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع
کوزیکوڈ، وایاناڈ (بمقام کالیکٹ، کیرلہ) کے موقعہ پر عہد انصار اللہ
دہراتے ہوئے مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 18 / جون 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع
ایرناکلم (کیرلہ) کے موقعہ پر افتتاحی اجلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے
مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 2 / جولائی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار
اللہ ضلع محبوب نگر (بمقام چنتہ کنٹہ، تلنگانہ) کے موقعہ پر عہد
انصار اللہ دہراتے ہوئے مکرم وسیم احمد صاحب ناظم ضلع محبوب نگر

مؤرخہ 15 جولائی 2023ء کو زیر صدارت مکرم ایم تاج الدین صاحب
نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند منعقدہ تربیتی ریفریشر کیمپ ضلع کوئمبتور
(تامل ناڈو) سے مخاطب ہوتے ہوئے مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت

مؤرخہ 25 / جون 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس
انصار اللہ ضلع پونچھ (جموں کشمیر) کے موقعہ پر مکرم محمد عارف
ربانی صاحب قائد تعلیم انعامات تقسیم کرتے ہوئے ایک منظر

مؤرخہ 4 / جون 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ
لوکل چنئی (تامل ناڈو) کے موقعہ پر شکریہ احباب پیش کرتے
ہوئے مکرم فضل الرحمٰن فضل صاحب زعیم مجلس انصار اللہ چنئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصَّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَ کَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصاراللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

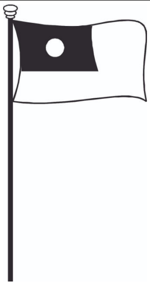

مجلس اَنۡصَارُ اللّٰہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارَت کا تَرۡجُمَانۡ

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:21 | ظہور 1402 ہجری شمسی۔ اگست/2023ء | شمارہ:8

فہرست مضامین

ادار یہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
دعوت الی اللہ کے اہم اصول	11
100 سال قبل اگست 1923ء	17
اسلام کی اہمیت وعظمت (12)	18
دنیا کے موجودہ حالات اور دعوت الی اللہ کی اہمیت وبرکات	19
نسخہ نورنظر	23
مکرم یعقوب علی نیاز صاحب مرحوم کا ذکر خیر	24
مکرم مسعود احمد فضل صاحب مرحوم کا ذکر خیر	24
اخبار مجالس	25

نگران:

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
فون: 98763 32272

نائب مدیر

شیخ محمد زکریا
فون: 79861 56091

مجلس اِدارت

جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبدالماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر

طاہر احمد بیگ
فون: 99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد
فون: 98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

بدل اشتراک سالانہ

ای میل: ansarullah@qadian.in

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

اداریہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہمدردی کے جذبات سے تبلیغ کی جائے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہ صرف دعوت الی اللہ یا اسلام کی تبلیغ کی ضرورت واہمیت کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے بلکہ اس کے اصول اور شرائط کو بھی اجاگر کیا ہے۔تاکہ بنی نوع انسان کو خالق حقیقی کی طرف لانے میں مؤمنین کو کامیابی وکامرانی حاصل ہو۔ان شرائط میں ایک اہم اور ضروری شرط دردِدل اور انتہائی ہمدردی کے ساتھ لوگوں کو توحید کا پیغام دینا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء: 4)

ترجمہ: کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کردے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

’’رسول کریمؐ کی اُس بے مثال شفقت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی اور بتایا گیا ہے کہ آپ ان کی ہدایت کیلئے رات اور دن اس قدر جہاد فرماتے اور اتنی دعائیں کرتے تھے کہ قریب تھا کہ آپ اِس غم سے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے آپ کو نہ اپنے کھانے کی پرواہ تھی نہ پینے کی پرواہ تھی۔نہ نیند اور آرام کی پرواہ تھی۔ آپ لوگوں کو ہلاکت کے گڑھوں سے بچانے اور انہیں نجات اور سلامتی کا راہ دکھانے کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے اور اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہوجاتے...رسول کریمؐ کی یہ امتیازی خصوصیت جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے اس میں مومنوں کے لئے بھی بڑا بھاری سبق ہے اور انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو اِس حد تک پہنچاؤ کہ دشمن کی نظر میں تو وہ صریح خودکشی ہو۔ مگر تم جانتے ہو کہ وہ خودکشی نہیں بلکہ اسی میں تمہاری ابدی حیات کا راز مضمر ہے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 321 تا 322۔اشاعت 2023ء)

اپنے دل میں موجزن تبلیغی جوش کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔لوگوں کو بچالیں۔اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھادے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کردیں خواہ مارے ہی جاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 219)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر ہمیں تبلیغ کے طریقہ کار اور اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’دعوت الی اللہ کریں۔حکمت سے کریں،ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں،اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اَور ہوتے ہیں۔نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم انتہائی محنت، انتہائی ہمت اور تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو تمہارے ساتھ ملاتا چلا جائے گا۔انشاءاللہ۔‘‘

(خطبہ جمعہ: 8/اکتوبر 2004ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک دلی تڑپ اور ہمدردی کے ساتھ اسلام کا پرامن پیغام ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

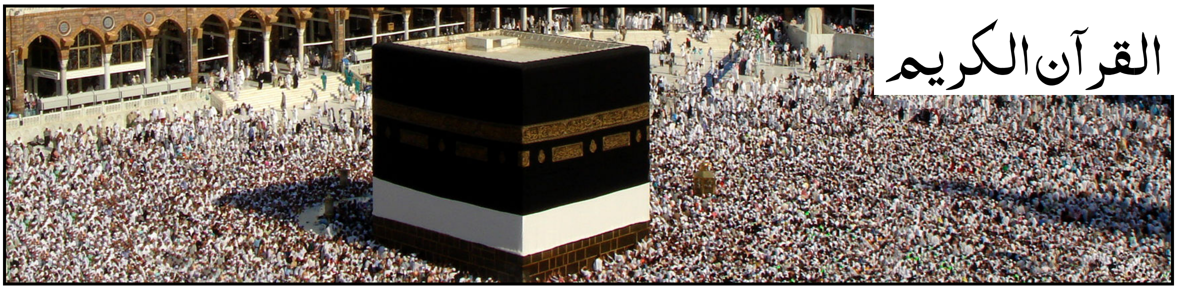

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ○وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ○

(حم السجدۃ: 34 تا 35)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ نہ اچھائی برائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنۡ دَعَا إِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الۡأَجۡرِ مِثۡلُ أُجُوۡرِ مَنۡ تَبِعَہٗ لَا یَنۡقُصُ ذٰلِکَ مِنۡ أُجُوۡرِھِمۡ شَیۡئًا وَمَنۡ دَعَا إِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیۡہِ مِنَ الۡإِثۡمِ مِثۡلُ آثَامِ مَنۡ تَبِعَہٗ لَا یَنۡقُصُ ذٰلِکَ مِنۡ آثَامِھِمۡ شَیۡئًا۔

(مسلم کِتَابُ الۡعِلۡمِ۔ بابُ مَنۡ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً أَوۡ سَیِّئَۃً وَمَنۡ دَعَا إِلٰی ھُدًی أَوۡ ضَلَالَۃٍ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہدایت کی دعوت دی اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ (کا بوجھ) ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبلیغِ سلسلہ کیلئے
قناعت شعار آدمیوں کی ضرورت

’’ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔البتہ شیخ غلام احمد اس کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔اس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص ومحبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے۔کچھ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں ایک جگہ اس کو پتھر بھی پڑے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا اور وہ زخمی ہوا۔

تبلیغِ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دُور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی تبلیغ ہو سکتی ہے مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں۔تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گذر کر لیتے تھے۔

تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں۔میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے۔اول چاہئیے کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنیوالے ہوں۔جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنا بھی بے فائدہ ہے۔اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جاسکتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد5 صفحہ 682-23 مئی 1908ء)

گزارشات
از صدر مجلس

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے

دعوت الی اللہ ایک مقدس فریضہ ہے۔ جو ایک طرف ہماری تعلیم اور تربیت کیلئے نہایت مفید ہے تو دوسری طرف قیام توحید اور غلبہ اسلام کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی تکمیل اشاعتِ ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور اس کیلئے تمام وسائل کو جمع کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت ڈاک خانوں، تار ریل، اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسباب تبلیغ جمع ہو رہے ہیں اب فونو گراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے اخباروں اور رسالوں کا اجراء غرض اس قدر سامان تبلیغ جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں ہم کو نہیں ملتی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھی۔ جس کے فرمایا گیا تھا اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ (المائدہ:۴) اب اس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں۔ ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ (الجمعہ:۴) کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ... پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ سارے ادیان کو جمع کیا جائے گا اور ایک دین کو غالب کیا جائے گا یہ بھی مسیح موعود کے وقت کی ایک جمع ہے کیونکہ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ (الصف:۱۰) مفسروں نے مان لیا ہے مسیح موعود ہی کے وقت ہوگا۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 49 تا 50)

اب تو ایسی عظیم الشان ایجادات ہمیں دستیاب ہیں کہ بہت کم خرچ میں گھر بیٹھے ہم ساری دنیا میں تبلیغ کے فرائض ادا کر سکتے ہیں۔ دراصل غلبہ اسلام اور انقلاب کا وقت قریب سے قریب تر ہے۔ غافل کو مجرم کہنے کا وقت آ گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

”وہ احمدی جو ابھی تک دعوت الی اللہ کے کام سے غافل ہیں اُن کو مَیں بتاتا ہوں کہ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ مجرم بنتے چلے جا رہے ہیں۔ خدا کی تقدیر ان لوگوں کو قریب لانے کا انتظام کر رہی ہے... اللہ تعالیٰ نے وہ ہوائیں چلا دی ہیں جن کے نتیجے میں اسلامی انقلاب قریب تر آ رہا ہے، دل طرف مائل ہو رہے ہیں... اس لئے مَیں یورپ اور امریکہ میں بسنے والی جماعتوں کو بالخصوص اور تمام دنیا کی جماعتوں کو پھر یاد کراتا ہوں کہ وہ ہوا چل پڑی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو بالآخر دنیا پہ غلبہ نصیب ہونا ہے اور آپ کی جدوجہد کوشش اور دلچسپی کی ضرورت ہے... ہر مہینے مجلس عاملہ میں ان باتوں پر غور کیا جائے کہ کہاں جماعت دعوت الی اللہ کا کام کر رہی ہے“ (خطبہ جمعہ: 20 نومبر 1987ء۔ خ ط، ج 6 ص 788)

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار (درثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ نے آج کل ہمیں تبلیغ کی بہت سی سہولتیں مہیا فرما دی ہیں .... ان سے ہر احمدی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ صرف اپنی ترجیحات بدلنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کر کے ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بن سکے۔ دنیا کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے والا بن سکے۔“

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء۔ دعوت الی اللہ کی اہمیت اور ضرورت: صفحہ 25)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 2/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
جنگ بدر کا پس منظر

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ کی سیرت اور قربانیوں کے متعلق مَیں ایک سلسلہ خطبات میں بیان کرتا رہا ہوں۔ بہت سے لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا اور مجھے لکھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نہ بیان کی جائے تو تشنگی رہ جائے گی۔ کیونکہ اصل محور تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر گذشتہ کچھ عرصے میں خطبات دیے بھی گئے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایسی ہے کہ جسے محدود نہیں کیا جاسکتا۔ ایک ایک وصف ایسا ہے کہ جس کا احاطہ کئی کئی خطبات میں بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ سیرت ان شاء اللہ وقتاً فوقتاً بیان ہوتی بھی رہے گی۔

جنگِ بدر کے اسباب بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ "سیرت خاتم النبیینؐ" میں لکھتے ہیں کہ کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں۔ مکّے کی پارلیمان میں تمام سرداروں کے اتفاق سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا جائے۔ پھر اس خونی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نوجوانانِ مکہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر حملہ آور ہوئے۔ تاہم خدا نے فضل کیا اور آپ محفوظ رہے اور جان بچا کر غارِ ثور میں پناہ لی۔ کیا یہ تمام منصوبے اور خونی قراردادیں کفارِ مکہ کی طرف سے اعلانِ جنگ نہ تھا؟ کیا قریش کے یہ مظالم مسلمانوں کی طرف سے دفاعی جنگ کی کافی بنیاد نہیں ہوسکتے؟ اسی طرح جب آنحضرتؐ مدینہ ہجرت کر گئے تو قریش مکہ نے مدینے کے رئیس عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں کو ایک دھمکی آمیز خط لکھا۔ جب یہ خط عبداللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں کو ملا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کیلئے اکٹھے ہوگئے۔ جب آپ کو اس بات کی خبر ملی تو آپ ان سے ملے اور انہیں سمجھایا اور جنگ سے روکا۔ اسی طرح قریشِ مکّہ نے بڑے منظم انداز میں عرب کے دیگر قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکسایا اور جنگ پر آمادہ کیا۔ اس کے نتیجے میں تمام عرب اہل مدینہ کے دشمن ہوگئے اور یہ حال ہوگیا کہ گویا مدینہ کے اردگرد آگ ہی آگ ہے۔

جہاد بالسیف کے متعلق سب سے پہلی آیت (سورۃ حج) ۱۲/صفر ۲/ہجری کو نازل ہوئی۔ جہاد فرض ہونے کے بعد آنحضرتؐ نے کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے ابتداء چار تدابیر اختیار کیں۔ اوّل آپ نے خود سفر کر کے مدینے کے اردگرد کی اقوام سے معاہدے کیے۔ دوم آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینے کے قرب و جوار میں روانہ کرنا شروع کیں۔ سوم یہ کہ ان پارٹیوں کی روانگی سے کمزور مسلمانوں کو مدینے آکر مسلمانوں سے مل جانے کا موقع میسر آگیا۔ چہارم یہ کہ آنحضورؐ نے کفار کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرمادی جو مکّے سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینے کے پاس سے گزرتے تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد چار مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ ۱۔مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یوکے، مرحوم کا جنازہ حاضر تھا۔ ۲۔مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، آپ حضرت مصلح موعودؓ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے نواسے تھے۔ ۳۔مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد صاحب آف اسلام آباد، پاکستان۔ ۴۔مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب آف ادھوالی ضلع فیصل آباد۔ حضورِانور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 9/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
جنگِ بدر کے تناظر میں مختلف غزوات و سرایا کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ بدر سے قبل کچھ سرایا اور غزوات بھی ہوئے اور کفارِ مکہ کی جنگ کے لیے تیاری کے کچھ حالات بھی بیان کروں گا۔ انشاء اللہ

(1) رسول اللہؐ نے رمضان ایک ہجری میں پہلا سریہ حضرت حمزہؓ بھیجا جسے سیف البحر بھی کہتے ہیں۔ آپؐ نے اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ کو اس کا امیر بنایا۔ تیس مہاجر سوار اُن کے ساتھ تھے۔ عیص کے مقام پر دونوں فریق صف آرا ہوئے لیکن بنو سُلیم قبیلے کے ایک رئیس نے بیچ بچاؤ کرادیا اور دونوں فریق واپس چلے گئے۔

(2) پھر سریہ عبیدہ بن حارث ہے۔ شوال ایک ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہ بن حارثؓ کو ساٹھ مہاجرین کی کمان دے کر ثنیۃ المرۃ کی طرف روانہ کیا جہاں ابوسفیان اور اس کے دو سو سواروں سے آمنا سامنا ہوا۔ دونوں طرف سے چند تیر چلائے گئے مگر باقاعدہ لڑائی نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے مسلمانوں اور کفار کے درمیان کبھی تیراندازی نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے پہلا تیر چلایا جو اسلامی تاریخ کا پہلا تیر تھا اور جس پر حضرت سعدؓ کو بجا طور پر فخر تھا۔ پھر فریقین واپس اپنے اپنے علاقے میں چلے گئے۔

(3) پھر سریہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ایک یا دو ہجری میں ہوا۔

(4) پھر غزوہ وَدّان صفر دو ہجری کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ساٹھ ستر مہاجرین کے ساتھ وَدّان کی طرف گئے۔ مؤرخ ابن سعد کے نزدیک یہ پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بنفسِ نفیس شریک ہوئے۔ آپؐ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ (5) غزوہ بواط ربیع الاول ۲ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہؐ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا اور اپنے دو صحابہ کی معیت میں قریش کے قافلے کو روکنے کے لیے نکلے۔ (6) غزوہ عُشیرہ (7) غزہ بدر الاولیٰ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ عُشیرہ سے واپس آئے تو دس دن بھی نہ گزرے تھے کہ کُرز بن جابر نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ آپؐ اس کے تعاقب میں نکلے اور حضرت زید بن حارثہؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ (8) سریہ عبد اللہ بن جحشؓ مکہ کے قریب وادی نخلہ میں ہوا۔ (9) غزوہ بدر الکبریٰ کو قرآن کریم میں یوم الفرقان قرار دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا فرقان جنگ بدر کا دن تھا جس دن کہ مخالفوں کی زبردست طاقت والے سرگروہ ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ایک اور مقام پر لفظ فرقان کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ قرآن سے مجھے اس کے یہ معنی معلوم ہوئے ہیں کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا۔

اس غزوہ کو بدر ثانیہ، بدر الکبریٰ، بدر العظمیٰ اور بدر القتال بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اللہؐ کو اطلاع ملی کہ ابوسفیان قریش کا ایک قافلہ لے کر واپس آرہا ہے اس قافلہ کی روک تھام کے لیے نکلنا ہرگز قابل اعتراض نہیں تھا کیونکہ یہ غیر معمولی قافلہ تھا اور اس کا منافع مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جانا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس کا منافع جنگ احد کی تیاری میں صَرف کیا گیا۔

اس بارے میں آنحضرت ﷺ کی پھوپھی عاتکہ بنت عبد المطلب کا ایک عجیب خواب ہے جو بعد میں سچا ثابت ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کی مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 16/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
جنگ بدر کے لیے تیاری اور روانگی کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امیہ بن خلف اور ابولہب نے جنگ میں شرکت سے کچھ گریز کرنا چاہا۔ چنانچہ ابوجہل امیہ بن خلف کے پاس آیا اور کہا کہ تم قریش کے سرداروں میں سے ہو اگر تم جنگ میں شریک نہ ہوئے تو لوگ بھی پیچھے ہٹ جائیں گے اس لیے تم ہمارے ساتھ ضرور چلو، بے شک ایک دو روز کی مسافت کے بعد واپس آجانا۔ دراصل امیہ جنگ پر جانے سے اس لیے گریز پا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ کی ہلاکت کی پیش گوئی کر رکھی تھی۔ اس کا تفصیلی ذکر صحیح بخاری میں ملتا ہے۔ ابولہب نے اپنی جگہ ایک دوسرے آدمی کو روانہ کیا تھا۔ اس کے نہ جانے کی وجہ عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب تھا۔ ابولہب کہا کرتا کہ عاتکہ کا خواب ایسے ہے جیسے کسی شخص کے ہاتھ میں کوئی شئے دے دی جائے۔ کفارِ مکہ کا لشکر بڑے جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہوا۔ لشکر کی تعداد ایک ہزار تھی۔ ان کے پاس ایک سو یا بعض کے نزدیک دو سو گھوڑے، سات سو اونٹ، چھ سو زرہیں اور دیگر سامانِ جنگ مثلاً نیزے، تلواریں اور تیر کمانیں بڑی تعداد میں تھے۔

اہلِ قریش مکّے سے نکل کر جحفہ میں اترے جو مدینے کی جانب بیاسی میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ایک شخص جہیم بن صلت نے لوگوں سے اپنا ایک خواب بیان کیا۔ یہ خواب جب ابوجہل نے سنا تو وہ غصے سے کہنے لگا کہ بنوعبدالمطلب میں یہ ایک اَور نبی پیدا ہو گیا ہے۔ کل اگر ہم نے جنگ کی تو خوب پتا چل جائے گا کہ کون قتل ہوتا ہے۔ ابوسفیان نے بھی ابوجہل کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ جنگ سے بچنے کی کوشش کرو۔

ابوسفیان کا یہ پیغام سن کر ابوجہل نے کہا کہ بخدا! ہم بدر تک ضرور جائیں گے اور وہاں اپنے اونٹ ذبح کریں گے، شرابیں پیئیں گے، ہماری کنیزیں ہمارے سامنے گیت گائیں گی۔ اس طرح سارے عرب میں ہمارے سفر اور لشکر کی خبر پہنچ جائے گی اور وہ ہمیشہ ہم سے خوف زدہ رہیں گے۔ ابوسفیان کے اس پیغام پر بنوعدی اور بنوزہرہ واپس چلے گئے اور جنگ میں شامل نہ ہوئے۔ ابوطالب کے بیٹے طالب بھی کفار کے ساتھ تھے، راستے میں کفار نے انہیں کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ آ تو گئے ہو لیکن تمہاری اصل ہمدردیاں محمد کے ساتھ ہیں۔ اس پر طالب اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ واپس چلے آئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/رمضان ۲ ہجری کو مدینے سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ تین سو سے کچھ اوپر اصحاب تھے، اکثر روایات میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ بیان ہوئی ہے۔ ان میں ۷۴ مہاجرین اور باقی انصار تھے۔ یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انصار بھی شامل ہوئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے پاس پانچ یا بعض روایات کے مطابق دو گھوڑے تھے۔ ساٹھ زرہیں تھیں، ستر یا اسّی اونٹ تھے۔ صحابہ کرامؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں انہیں سواریاں عطا فرما۔ یہ ننگے بدن ہیں انہیں لباس عطا فرما۔ یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے۔ یہ تنگ دست ہیں انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور جنگ کے اختتام پر کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ جسے سواری میسر نہ ہو۔ سامانِ رسد اتنا تھا کہ کھانے پینے کی کوئی تنگی نہ رہی، بے لباسوں کو لباس عطا ہوئے۔ جنگی قیدیوں کی رہائی کا اتنا معاوضہ ملا کہ ہر خاندان دولت مند ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کا جھنڈا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ یہ جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ اس کے علاوہ دو سیاہ پرچم بھی تھے جن میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ یہ جھنڈا حضرت عائشہؓ کی اوڑھنی سے بنایا گیا تھا۔ جبکہ دوسرا سیاہ جھنڈا ایک انصاری صحابی کے پاس تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقی تفصیل آئندہ بیان ہونے کا ارشاد فرمانے کے بعد درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا اور مغفرت کیلئے دعا کی۔

۱۔ مکرم شیخ غلام رحمانی صاحب آف یوکے۔ ۲۔ مکرم TahirAG Hama صاحب آف مہدی آباد ڈوری برکینا فاسو۔ ۳۔ مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب ۲۵ مئی کو ۸۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ ۴۔ مکرم سید تنویر شاہ صاحب آف سسکاٹون کینیڈا۔ ۵۔ مکرم رانا محمد ظفر اللہ خان صاحب مربی سلسلہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 23؍جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
جنگ بدر کی تیاری اور صحابہ کرامؓ کی اپنے آقا کی والہانہ اطاعت کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ گذشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا کہ آنحضرتؐ کے بھیجے ہوئے مخبروں نے جب یہ اطلاع دی کہ قریش کا لشکر تجارتی قافلے کے بچاؤ کے لیے بڑھا چلا آرہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صورتحال سے آگاہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت مقداد بن عمروؓ نے کہا کہ ہم ایسا جواب نہ دیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو دیا تھا کہ فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ یعنی جا تُو اور تیرا ربّ دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں جو بھی آپؐ فیصلہ کریں اور آپؐ کے ساتھ مل کر آپؐ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ رسول اللہؐ نے یہ سُن کر انہیں کلمہ خیر سے نوازا اور اُن کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقدادؓ تینوں مہاجرین میں سے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ انصار کی رائے طلب کریں۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا کہ ہم آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپؐ کے دین کی گواہی دی ہے اور ہم نے آپؐ کا حکم سننے اور اُس کو بجا لانے کا وعدہ کیا ہے اس لیے آپؐ ہمیں جہاں لے جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ پس اللہ کی برکت پر آپؐ ہمارے ساتھ روانہ ہوجائیں۔ بہرحال حضرت سعدؓ کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں وہ جگہ دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہوکر گریں گے۔

انصار کے مشورہ کے بعد رسول اللہؐ وہاں سے روانہ ہوئے اور بدر کے قریب نزول فرمایا۔ کچھ دیر بعد آپؐ اور حضرت ابوبکرؓ نکلے اور ایک عربی بوڑھے کے پاس جا کر رُک گئے اور قریش کے متعلق دریافت فرمایا۔ بوڑھے نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمدؐ اور آپؐ کے صحابہ فلاں دن روانہ ہوچکے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو اس وقت وہ اس مقام پر ہوں گے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قریش فلاں دن روانہ ہوئے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو وہ فلاں مقام پر ہوں گے۔ بوڑھے کے پوچھنے پر کہ آپ لوگ کون ہو تو رسول اللہؐ نے بڑی حکمت سے جواب دیا کہ ہم پانی سے ہیں۔ یہ غالب امکان ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے چشمے کا حوالہ دیا ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ شام کے وقت آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو چند دیگر صحابہ کے ہمراہ بدر کے چشمے کی طرف روانہ فرمایا تا کہ دشمن کی مزید خبریں لاسکیں۔ وہ دو افراد کو پکڑ لائے جنہوں نے بتایا کہ قریش نے ہمیں پانی لانے بھیجا تھا۔ رسول اللہؐ کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ بہت سے قریش اس پہاڑی کے پیچھے موجود ہیں اور وہ کسی دن نَو اور کسی دن دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہؐ نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ نَو سو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں۔ پھر انہوں نے قریش کے کئی سرداروں کے نام بتائے جو اس لشکر میں شامل تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیے ہیں۔ یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکلے جس کی وجہ سے صحابہ کے دل مضبوط ہوگئے کہ خدا نے ان کو یقیناً فتح عطا کرنی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ جب بدر کے میدان میں پہنچے تو صحابہؓ نے مشورہ کرکے آپؐ کو ایک اونچی جگہ پر سائبان میں بٹھا دیا اور سب سے تیز رفتار اونٹنی وہاں باندھ دی اور کہا کہ ہم تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں اپنی موت کا کوئی غم نہیں ہمیں آپؐ کا خیال ہے۔ ہم اگر مر گئے تو اسلام کا کچھ نقصان نہیں ہوگا لیکن آپؐ کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ اگر خدانخواستہ ہم ایک ایک کرکے شہید ہوجائیں تو اس اونٹنی پر سوار ہوکر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپ کی حفاظت کریں گے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ و پرنسپل ونگران مدرسۃ الحفظ ربوہ اور مکرم نور الدین الحصنی صاحب آف شام کی وفات پر دونوں کا ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 30/جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
جنگِ بدر کی تیاری کے حالات وواقعات اور آنحضورؐ کی متضرعانہ دعاؤں کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سواد بن غزیہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عجیب اظہار کا واقعہ گذشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا۔ سواد نے فرطِ محبت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کو چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ سواد یہ تمہیں کیا سوجھی؟ سواد نے رقت بھری آواز میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے کہ نہیں۔ مَیں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسمِ مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں۔

جنگِ بدر میں صحابہ کا شعار یعنی نشان یا نعرہ یا بنی عبدالرحمٰن تھا۔ اسی طرح خزرج کا نعرہ یا بنی عبداللہ تھا۔ قبیلہ اوس کا شعار یا بنی عبیداللہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھڑ سواروں کو خیل اللہ کا نام دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو سیدھا کر لیا تو صحابہؓ کو فرمایا جب تک مَیں تمہیں حکم نہ دوں دشمن پر حملہ نہ کرنا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک دشمن بالکل قریب نہ آجائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں جہاد اور صبر کی تلقین فرمائی۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے روز صحابہؓ سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنو ہاشم اور کچھ دوسرے لوگ مشرکین کے ساتھ مجبوراً آئے ہیں وہ ہم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ ابو حذیفہ نے اس پر کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے بھائی بندوں کو توقتل کریں لیکن عباس کو قتل نہ کریں۔ اس بات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا اب رسول اللہ کے چچا پر تلوار چلائی جائے گی۔ بعد میں حضرت ابو حذیفہ اپنی اس بات کو یاد کر کے بہت افسوس کیا کرتے اور کہتے کہ صرف شہادت ہی اس غلطی کا کفارہ ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ابو حذیفہ جنگِ یمامہ کے دن شہید ہو گئے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدایات کے بعد دوبارہ سائبان میں تشریف لے گئے اور دعاؤں میں مشغول ہو گئے کہ اے اللہ! جو تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تُو نے مسلمانوں کا یہ گروہ آج ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ حضرت ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے چمٹ گئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! آپ کی اپنے رب سے کی گئی یہ دعا کافی ہے۔ وہ آپ سے کیے گئے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ لڑتے ہوئے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آتا تو میں آپ کے سائبان کی طرف بھاگا جاتا۔ مگر جب بھی مَیں گیا مَیں نے آپ کو سجدے میں گڑگڑاتے ہوئے پایا۔

جب آپؐ سائبان میں دعا کر رہے تھے تو آپ پر اونگھ طاری ہوئی پھر یکایک بیدار ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر! خوش ہو جاؤ! تمہارے پروردگار کی مدد آگئی ہے۔ یہ دیکھو جبرائیل اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اسے چلاتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے پاؤں پر غبار کے نشان ہیں۔ میدان بدر میں آپؐ نے زبیر بن العوام کو میمنہ پر، مقداد بن عمرو کو میسرہ پر، قیس کو پیادہ فوج پر افسر مقرر کیا۔ لشکر کی امامت آپؐ کے ہاتھ میں تھی، آپ اگلی صفوں میں تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے دن رسول اللہؐ کی آڑ لیتے تھے۔ حضورؐ دشمن کے قریب تر تھے۔ سب مجاہدین سے زیادہ حضورؐ جنگ کرنے والے تھے۔

مسلمانوں کے لشکر کا صحیح اندازہ لگانے کیلئے رؤسائے قریش نے عمیر بن وہب کو بھیجا۔ عمیر پر مسلمانوں کا ایسا جلال اور رعب طاری ہوا کہ وہ سخت مایوس ہو کر کفار کی طرف لوٹا اور قریش کو مخاطب کر کے کہا کہ اے معشر قریش! مَیں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں اونٹنیوں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں، بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے۔ یثرب کی سانڈھنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔ قریش نے جب یہ سنا تو ان میں بے چینی پھیل گئی۔ حکیم بن حزام کی تجویز پر ابوجہل نے جھٹ بولا اچھا اچھا! اب عتبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتے دار نظر آنے لگے ہیں۔ پھر ابوجہل نے حکمتِ عملی کے ساتھ اس تجویز کو ایسے رد کیا کہ لشکرِ کفار کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند ہو گئے اور جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگی۔ آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ جنگ کی بقیہ تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔

☆......☆......☆

دعوت الی اللہ کے اہم اصول

سید طفیل احمد شہباز
قائد اشاعت
مجلس انصار
اللہ بھارت

تبلیغ کی اہمیت: اسلام دین دعوت ہے اور اس کے مخاطب دنیا کے تمام انسان ہیں۔ زرعی دور سے گزرنے کے بعد انسان صنعتی دور میں جدید ترین ٹیکنالوجی کے اس فیز میں داخل ہو چکا ہے جس نے دنیا کو حقیقی معنوں میں عالمی گاؤں (Global village) میں تبدیل کردیا ہے۔ دنیا قومی ریاستوں کے دور سے گزرنے کے بعد پوسٹ نیشن سٹیٹ (Post Nation State) کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں خود اللہ تعالیٰ کا تعارف ”رب العالمین“ پیغمبر اسلام کا ”رحمۃ للعالمین“ اور قرآن مجید کا ”ذکر للعالمین“ کے عالمگیر اور آفاقی اوصاف سے کروایا گیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ سب کا رب ہے، قرآن مجید پوری انسانیت کے لئے صحیفہ ہدایت ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت بھی عالمگیر اور گلوبل ہے۔

تخلیق انسانیت کا اساسی مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول ہے۔ لیکن مادی زندگی میں قدم رکھتے ہی انسان فطرتاً حقیقی مقصد کو بھول جاتا ہے اور یہ سلسلہ بنی نوع آدم کی تاریخ سے چلا آرہا ہے۔ چونکہ شیطان نے بھی انسان کی گمراہی کا بیڑہ اٹھا لیا تھا تو اب انسان کو شتر بے مہار رکھنا مناسب نہ تھا، لہٰذا رب کائنات نے راہ مستقیم کی طرف ہدایت دینے کے لئے انسانوں ہی میں سے کچھ خاص بندے مقرر فرمائے۔ جن کی یہ ذمہ داری رہی کہ وہ ہدایت کا راستہ بتائیں اور بھولے ہوئے انسانوں کو اس کی منزل کی طرف راہنمائی کریں۔

تبلیغ کے اصول: چونکہ انسان مختلف الطبع ہے، کوئی ترغیب سے متوجہ ہوتا ہے کوئی ترہیب سے مان لیتا ہے تو عوارض کے پیش نظر خالق نے اپنے مرسلین کو یہ بھی سکھا دیا تھا کہ تم معاشرے کے لوگوں کی طبیعتوں کو بھانپ کر اس کے مطابق اپنا رویہ رکھنا۔ انبیاء کرام نے اپنے معلم حقیقی کے اِس امر پر لبیک کہا اور عین فرمان خداوندی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان کے حقیقی مقصد اور صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتے گئے۔ اس حوالے سے سب سے بنیادی آیت یہ ہے۔

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ۝ (النحل:126)

یعنی اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

اس آیت سے دعوت الی اللہ کے درج ذیل اصول اخذ ہوتے ہیں۔

(1) دعوت الی اللہ کا پہلا اصول یہ ہے کہ حکمت کے ساتھ دعوت دی جائے۔ مخاطبوں کے احوال و ظروف پر غور کیا جائے، ہر بار کی دعوت کی مقدار کا لحاظ رکھا جائے تا کہ کسی کو دعوت شاق نہ گذرے۔ اور بوجھل معلوم نہ ہو۔ پہلے نفوس کو احکام و تکالیف کی برداشت کے لئے تیار کیا جائے پھر ان پر احکام کا بوجھ رکھا جائے۔ جب ضرورت کا تقاضا ہو تو طریقہ میں تبدیلی کی جائے۔ دعوت میں بہادری، دفاع اور غیرت کے عناصر کو صرف حسب ضرورت ہی استعمال کیا جائے۔

(2) دعوت میں مواعظہ حسنہ کو اختیار کیا جائے تا کہ وہ آہستہ سے مخاطبوں کے دلوں میں داخل ہو جائیں اور غیر محسوس طور پر احساس و شعور کی گہرائی میں اتر جائیں۔ ضرورت کے بغیر ڈانٹ، ڈپٹ اور سختی کو کام میں نہ لایا جائے لوگوں کی ان خطاؤں کو فاش نہ کئے جائیں جو ممکن ہے غفلت و نسیان کا نتیجہ ہوں یا نادانی سے سرزد ہوئی ہوں۔ وعظ و نصیحت میں نرمی عموماً متنفر دلوں کو راہ پر لے آتی ہے۔ جدا جدا قلوب کو

جوڑ دیتی ہے، زجر وتوبیخ وسختی سے یہ فائدے حاصل نہیں کئے جاسکتے۔

(3) بہتر اور احسن طریقے کے ساتھ جدال کیا جائے، مخالف پر بوجھ نہ ڈالا جائے، اور نہ اسے ذلیل کیا جائے اسی طرح مخاطب مخالف بن کر سامنے نہیں آئے گا اور اس کے دل میں داعی کی محبت پیدا ہوگی۔ وہ سمجھے گا کہ داعی مجھ پر غلبہ پانے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ میری اصلاح چاہتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی منزل مقصود خدائے واحد کا فہم، ادراک اور محبت لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا ہے۔ اس امر کی تکمیل میں وہ ایک جماعت تیار کرتے ہیں جو ان کی معاون و مددگار ہوتی ہے۔ یہ ایک نہایت مبارک شیوہ ہے جس کی توفیق اس زمانہ میں صرف اور صرف ایک جماعت کو حضرت مسیح موعودؑ کے فیض کی بدولت حاصل ہے یعنی جماعت احمدیہ۔ اس مبارک امر کے متعلق آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء سلسلہ میں سے چند ایک کا ذکر پیش ہے۔

احکام قرآن مجید: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (آل عمران: 105) ترجمہ: اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ (آل عمران: 111) ترجمہ: تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو۔

احادیث نبویؐ: آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پاجانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب الفضائل الصحابہ باب فضائل علی بن طالب)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل کتاب الادب)

جس احسن طریق پر اور اعلیٰ درجہ پر یہ کام ہمارے آقا و مولیٰ سیّدنا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ آپؐ کی بعثت سے قبل دُنیا گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی تھی اور کلام اللہ کے مطابق ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ (الروم: 42) کا نقشہ تھا۔ لوگوں میں بے شمار برائیوں کے علاوہ سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ وہ سینکڑوں معبودانِ باطلہ کے پُجاری تھے۔ ایسے حالات کو دیکھ کر قرآن مجید کے مطابق وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى (الضحیٰ: 8) وہ دردمند دل جو اپنی قوم کی محبت اور حق کی تلاش میں سرگرداں تھا پس خدا نے اسے قوم کے لئے مصلح بنایا۔ آپؐ کا قلبِ اطہر تباہ حال انسانیت کو بچانے کے لئے تنہائی میں خدا کے حضور گریہ وزاری و آہ و بکا سے پگھلتا۔ پس اس فانی فی اللہ کی مضطرعانہ دُعاؤں کا نتیجہ تھا کہ اس انتہائی بگڑی ہوئی قوم کو نہ صرف انسان بلکہ خدا نما انسان بنا دیا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دُعاؤں اور تاثیرات کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے۔ پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچادیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔“

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10 تا 11)

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ: دعوت الی اللہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرّق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع

کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سوتم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اَخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔"

(رسالہ الوصیت ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

آپ علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

پھر فرمایا۔

"یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ابتداءً اہل دنیا اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اُسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اَٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مُرسَل نہیں آیا جس نے دکھ نہ اُٹھایا ہو، مکار، فریبی، دکاندار اس کا نام نہ رکھا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتھر مارے، گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر اُن کی راہ میں روک نہیں ہوسکا۔ وہ دنیا کو خدا تعالیٰ کا کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے۔ اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذاء رسانیوں نے جو نادان دنیاداروں کی طرف سے پہنچیں ان کو سست نہیں کیا بلکہ وہ اور تیز قدم ہوتے یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا ان کے قدموں پر آ گری اور اُن کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔ یقیناً یاد رکھو۔ تمام انبیاء کو اپنی تبلیغ میں مشکلات آئی ہیں۔ آنحضرت ﷺ جو سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور بہتر تھے۔ یہاں تک کہ آپؐ پر سلسلہء نبوت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا یعنی تمام کمالات نبوت آپؐ پر طبعی طور پر ختم ہو گئے۔ باوجود ایسے جلیل الشان نبی ہونے کے کون نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کو تبلیغِ رسالت میں کس قدر مشکلات اور تکالیف پیش آئیں اور کفار نے کس حد تک آپؐ کو ستایا اور دُکھ دیا۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 152)

"ہم اپنی طرف سے بات پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پوچھے جاویں کہ کیوں اچھی طرح سے نہیں بتایا۔ اسی واسطے ہم نے زبانی بھی لوگوں کو سنایا ہے۔ تحریری بھی اس کام کو پورا کر دیا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 590)

"عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصّہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصّب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کے کہنے، سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں۔ جو کچھ یہ مولوی کہہ دیتے ہیں۔ اُسے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہہ کر مان لیتے ہیں۔ ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 551)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ:

الحکم 7۔ جنوری 1909ء کے صفحہ اول پر ایڈیٹر صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے سفر پر روانہ ہوتے وقت جماعت کیلئے پیغام پوچھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا:

"باہمت واعظ مطلوب ہیں جو اخلاص وصواب سے وعظ کریں۔ عاقبت اندیش، صرف اللہ پر بھروسہ کرنے والے، دعاؤں کے قائل اور علم پر نہ گھمنڈ کرنے والے علماء مطلوب ہیں جن کو فکر لگی ہو کہ کیا کیا

43واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2023ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29/ اکتوبر 2023ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

جاوے کہ اللہ راضی ہو۔‘‘ (الحکم 7۔اگست 1909ء صفحہ 1 تا 2)

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے جوش ’دعوت الی اللہ‘ کے بارہ میں حضرت شیخ یعقوب علی تراب ؓ لکھتے ہیں:۔

’’چوٹ اور اس کی تکلیف کم خوابی اور اس کا کرب ضعف اور ناتوانی ایک طرف۔ مگر اس حالت میں ’’دعوت الی اللہ‘‘ کا جوش ایسا ہے کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب واپس آئے تو بڑے شوق کے ساتھ ان کے حالات سفر کو غیر معمولی طور پر سنا۔ اور تبلیغ کا جو کام ان حصوں میں ہوا، اس کی تفصیل معلوم کر کے بہت خوش ہوئے۔ پھر خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین صاحب) جب پہلی مرتبہ عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ علی گڑھ میں جو لیکچروں کا انتظام ہوا ہے۔ اس میں پہلا لیکچر میرا ہے صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کا تار آیا تھا۔ مگر حضور کی ناسازی طبع کے باعث میں نے انہیں اطلاع دی کہ میں نہیں آسکتا اس پر انہوں نے بذریعہ تار حضور کی عیادت کی ہے۔ اور مجھے بلا کر کہا کہ جب تک حضرت کی طبیعت درست نہ ہو۔ نہ آو۔ فرمایا:۔

’’نہیں میری علالت اس تبلیغ کے کام میں روک نہ ہو۔ وہاں ضرور جانا چاہئے انہیں لکھ دو کہ میں اپنے وجود کو کسی طرح پر بھی ’دین حق‘ کے کام میں روک نہیں بنانا چاہتا ہوں۔ میری آرزو تو یہ ہے۔ کہ میں ’’دین حق‘‘ ہی کی خدمت میں زندگی پوری کر دوں۔ تم ضرور جاؤ۔‘‘

(الحکم۔ جنوری 1911ء صفحہ 5)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ: تبلیغ کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں۔

’’جہاں مَیں یہ کہتا ہوں کہ ہمارا ہر فرد مبلغ ہونا چاہئے وہاں یہ بتاتا ہوں کہ تبلیغ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک سخت مشکل کام ہے۔ ایک محل تیار کر لینا آسان ہے لیکن ایک شخص کا دل پھیر دینا آسان نہیں۔ کیونکہ بغیر مناسب تدابیر اور دلائل کے کسی شخص کا دل پھیرا نہیں جاسکتا۔‘‘ (خطبہ جمعہ: 8 مئی 1925ء۔ خطبات محمود جلد 9 صفحہ 125)

’’ہمارا کام کیا ہے؟ یہ کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہم اس تعلیم کو پہنچا دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئی ہے اور جس کی اس زمانہ کا تمدن اور عام رَو مخالفت کر رہی ہے۔ اس تعلیم کو پہنچانے میں ہماری مخالفتیں ہوئیں اور ہو رہی ہیں ہمیں تکلیفیں دی گئیں اور دی جا رہی ہیں۔ ہم سے تعلقات منقطع کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں۔ ہم سے رشتہ داریاں چھوڑی گئیں اور چھوڑی جا رہی ہیں۔ الغرض ہر قسم کا نقصان ہمیں پہنچایا گیا اور پہنچایا جارہا ہے…۔ پس ہم کو اس کام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ بلکہ ہمارا قدم آگے ہی آگے پڑنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ: 17 جولائی 1925ء۔ خطبات محمود جلد 9 صفحہ 208)

’’تبلیغ کے کام میں ہم سے پہلے لوگوں نے تلواروں کے سایہ میں بھی سستی نہیں کی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ ہر طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے۔ قسطنطنیہ میں عیسائیوں کی حکومت تھی اور یہ آدھی دنیا پر چھائے ہوئے تھے۔ اور ادھر ایران میں جو حکومت تھی اس کا بھی آدھی دنیا پر اثر تھا۔ اس وقت مسلمانوں پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے لیکن مسلمان تلواروں کے مقابلہ میں نہیں ڈرتے تھے تو کیا آج ہم دشمن کی زبان اور اس کے روپیہ سے ڈر سکتے ہیں۔ پس ہمیں اس کے لئے تیار ہونا چاہئے اور ہر ایک قربانی جس کی ضرورت ہو اس کے لئے آمادہ ہونا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ: 16 مارچ 1923ء۔ خطبات محمود جلد 8 صفحہ 47، 48)

’’پس تبلیغ کے متعلق بھی ہر ایک شخص کو حکم عام سمجھنا چاہئے اور اپنے ہی نفس کو اس حکم کا مخاطب جاننا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ یہ حکم مجھے ہی بجا لانا ہے اور اگر تم سب کے سب اس پر عمل بھی شروع کر دو گے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر صرف ارادہ ہی کرو گے تو پھر کامیابی مُحال ہے۔ کیونکہ بہت ارادے بھول جاتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ: 28 جنوری 1921ء۔ خطبات محمود جلد 7 صفحہ 10)

’’ایک انگریز نے ایک رسالہ لکھا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جماعت تو اسلامی سمندر میں ایک کیڑے کے برابر ہے۔ واقعہ میں اس کی یہ بات صحیح ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم ایک قطرے کی طرح ہیں مگر بعض وقت ایک قطرہ اپنا اثر تمام پانی پر ڈال دیتا ہے۔ مثلاً سنکھیا ہی ہے کتنی تھوڑی سی چیز ہے مگر اس کا تھوڑا سا کھا لینا بھی انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور کثرت سے اس قسم کی زہریلی دوائیں ہیں کہ تنکے کے اوپر جس قدر حصہ آتا ہے۔ وہی کھاتے ہیں۔ اگر اس سے زیادہ کھایا جائے

تو بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ پھر ایک دیا سلائی کتنی چھوٹی سی چیز ہے۔مگر تمام جنگل کو جلا دیتی ہے اور شہروں کو خاک و سیاہ کر سکتی ہے۔ پھر ہمارے لئے تو خدا تعالیٰ کی پیش گوئیاں اور بڑے بڑے وعدے بھی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ: 28 جنوری 1916ء۔ خطبات محمود جلد 5 صفحہ 21)

"جو خدا کی تعلیم سے بھاگنے والوں کو واپس خدا کی طرف لائیں گے خدا تعالیٰ یقیناً ان کو کامیاب اور مظفر و منصور کرے گا وہ کبھی ناکام و نامراد نہیں ہوں گے۔اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے یہ ایک عمدہ ذریعہ ہے.....اس وقت ہماری جماعت نے خدا تعالیٰ کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانے کا ذمہ لیا ہے۔لیکن ہماری جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ لوگ ہماری بات کو نہیں سنتے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو لوگ اس راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں بلکہ اس آیت میں یہ بھی فرمایا یَدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ یعنی ان کی کوششیں کامیاب ہوتی ہیں اور ان کو ان کی کوششوں کا بدلہ دیا جاتا ہے خواہ کوئی مسلمان ہو یا نہ ہو مانے یا نہ مانے اس آیت میں یہ الفاظ نہیں کہ اگر کوئی مسلمان ہی ہو۔تو تب تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ جو کوشش کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔خواہ کوئی اس کی بات کو مانے یا نہ مانے۔"

(خطبہ جمعہ: 28 جنوری 1916ء۔ خطبات محمود جلد 5 صفحہ 20)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں اپنے مربی بھائیوں کو آج اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کی نگاہ میں صحیح مربی بننے کیلئے دو بنیادی چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک نور فراست دوسرے گداز دل-قرآن کریم نے یہ دعوی بھی کیا ہے کہ میں عقل کے نقص کو دور کرنے والا اور اس کو کمال تک پہنچانے والا ہوں اور اس کی جو خامیاں ہیں وہ میرے ذریعہ دور ہونے والی ہیں اور اس کے اندھیرے میرے ذریعہ روشن ہونے والے ہیں۔ نیز قرآن کریم نے یہ دعوی بھی کیا ہے کہ میرے نزول کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ گداز دل پیدا کئے جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ یوسف میں فرماتا ہے اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ (یوسف:3) اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے اور ایک ایسی کتاب بنانے میں جو اپنے مضامین کو کھول کر بیان کرتی ہے ایک حکمت یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے صحیح کام لے سکے۔یعنی عقل میں جو فی نفسہ ایک بنیادی خامی ہے کہ آسمانی نور کے بغیر اندھیروں میں بھٹکتی رہتی ہے اس خامی کو قرآن کریم دور کرے۔جس طرح ہماری آنکھ باوجود تمام صلاحیتوں کے اور دیکھنے کی سب قوتیں رکھنے کے اپنے اندر یہ نقص بھی رکھتی ہے کہ وہ نور دیکھنے کے قابل ہے ہی نہیں جب تک بیرونی روشنی اسے میسر نہ ہو۔ پس ایک مربی کو دوسروں کی نسبت زیادہ گداز دل ہونا چاہئے۔"

(الفضل 3 مارچ 1969ء بحوالہ راہ عمل ص 39 اشاعت: جماعت احمدیہ یوکے)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے ....فریضہ ہے اور ایسی شدّت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مُخاطَب کر کے فرماتا ہے کہ تُو نے رِسَالت کو ہی ضائع کر دیا اگر تبلیغ نہ کی تو۔آپ کی

128 واں جلسہ سالانہ قادیان۔2023ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

امت بھی جوابدہ ہے، ہم میں سے ہر ایک جوابدہ ہے پیغام رسانی لازماً ایک ایسا فریضہ ہے جس سے کسی وقت انسان غافل ہو نہیں سکتا۔ اِجازت نہیں ہے کہ غافل رہے۔''

(خطبہ جمعہ: 19 جولائی 1985ء۔ خطبات طاہر جلد 4 صفحہ 631، 632)

''تبلیغ کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا احمدی سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن تر ہوتی چلی جائے گی۔ اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔''

(خطبہ جمعہ: 12/ اگست 1983ء۔ خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 422)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھے غلبہ عطا کروں گا۔ یہ غلبہ یورپ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی ہے، افریقہ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی ان شاء اللہ ہو گا اور جزائر کے رہنے والے بھی اس فیض سے خالی نہیں ہوں گے ان شاء اللہ۔ پس آپ کا کام ہے کہ خالص اللہ کے ہو کر کامل فرمانبرداری دکھاتے ہوئے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اس کے پیغام کو پہنچاتے چلے جائیں تا کہ ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے والے کے لئے خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہیں......

......پس یہ کام تو ہونا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ یہ مخالفین اور یہ مذہب سے ہنسی ٹھٹھا کے جو موقعے پیدا ہو رہے ہیں یا ہوتے ہیں یہ ہمیں اپنے کام کی طرف توجہ دلانے کے لئے پیدا ہوتے ہیں کہ آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے کیا ہوا ہے......۔ اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ کی نظر میں بہترین بات کہنے والے بن کر اسلام کا حقیقی نجات کا پیغام اپنے ملک کے ہر چھوٹے بڑے تک پہنچا دو کہ یہ آج سب سے بڑی خدمتِ انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ: 22 دسمبر 2006ء۔ خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 641-642)

''ان دلائل سے اور علمی اور رُوحانی خزانے سے کام لیتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیئے ہیں، اپنی تبلیغی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے......اس کے لئے عملی نمونے اور علمی اور رُوحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے۔ تقویٰ میں ترقی ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ہماری روحانی ترقی نہیں ہوتی ہماری تبلیغ میں بھی برکت نہیں پڑ سکتی۔''

(خطبہ جمعہ: 9/ اپریل 2010ء۔ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 169)

''ایک داعی الی اللہ کے لئے یہ ضروری ہے اور صرف یہ داعی الی اللہ کو یاد رکھنا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی چاہے وہ فعّال ہو کر تبلیغ کرتا ہے یا نہیں اگر دنیا کے علم میں ہے کہ فُلاں شخص احمدی ہے، اگر ماحول اور معاشرہ جانتا ہے کہ فُلاں شخص احمدی ہے تو وہ احمدی یاد رکھے کہ اس کے ساتھ احمدی کا لفظ لگتا ہے، اگر وہ تبلیغ نہیں بھی کر رہا تو تب بھی اس کا احمدی ہونا اسے خاموش داعی الی اللہ بنا دیتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ: 9/ اپریل 2010ء۔ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 172)

''ہر احمدی جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال اس لئے دُرُست رکھے کہ اس پر ہر ایک کی نظر ہے۔ اگر کسی قسم کا ایسا دینی علم نہیں بھی ہے جو اسے فعال داعی الی اللہ بنا سکے تب بھی اس کا ہر فِعْل اور عَمَل اور قَوْل دوسروں کی توجہ کھینچنے کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر نیک اعمال ہیں تو لوگ نیکی سے متاثر ہو کر قریب آئیں گے......دلوں کو مائل کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے اور تبلیغ کرنا انبیاء کے ساتھ الٰہی جماعتوں کے افراد کا کام ہے''

(خطبہ جمعہ: 9/ اپریل 2010ء۔ خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 173,174)

''ایم ٹی اے کا تبلیغ کے میدان میں بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں اس کی وجہ سے نہ صرف احمدیت کا تعارُف ہو رہا ہے بلکہ اکثر ممالک کی اکثر جگہوں پر احمدیت اور اسلام کا پیغام اس کے ذریعہ سے پہنچ چکا

ہے۔اب صرف ملکوں یا چند شہروں میں پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں۔ہم نے دنیا کے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر گلی میں اس کا پیغام پہنچانا ہے"

(خطبہ جمعہ: 7 نومبر 2008ء۔خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 467)

"پس دعوت الی اللہ کیلئے ضروری نہیں کہ علمی بحثوں اور بڑے بڑے سیمیناروں اور فنکشنوں کا سہارا لیا جائے۔حالات کے مطابق طریق نکالنے چاہئیں۔اس زمانے میں بھی بہت سے احمدی ایسے ہیں جو اپنے طور پر تبلیغ کے طریقے نکالتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑے کامیاب ہیں۔" (خطبہ جمعہ 13 رمارچ 2015ء۔خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 170)

"اب ہمارے جلسوں کی ایک رونق غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد سے بھی ہوتی ہے جو یہ دیکھنے اور سننے آتے ہیں کہ یہ جلسہ جس کی احمدیوں نے اتنی دھوم مچائی ہوئی ہے یہ ہوتا کیسا ہے؟ اور احمدیوں کے اس جلسے کے دوران کیسے عمل ہوتے ہیں اور یہ کیا کہتے ہیں؟ اور اگر اچھی باتیں کہتے ہیں تو کیا ان کے عمل ان باتوں سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا صرف دنیاداروں کی طرح ایک اکٹھ ہوتا ہے، ایک اجتماع ہوتا ہے، ہلّہ گلّہ اور رونق ہوتی ہے۔جب یہ دیکھتے ہیں کہ جلسے کا ماحول تو ایک عجیب ماحول ہوتا ہے جس کی دنیاوی میلوں اور جلسوں سے مثال نہیں دی جاسکتی تو پھر یہ جلسہ غیر مسلمانوں کیلئے، مہمانوں کیلئے اسلام کی خوبصورت تعلیم بتانے اور اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔اسی طرح بعض غیر مسلم اور غیر احمدی جنہوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات لی ہوتی ہیں جلسے کے ماحول اور پروگراموں کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور کانوں سے سنتے ہیں تو ان میں سے بعض بیعت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور بیعت کر کے جاتے ہیں یا اس حد تک متاثر ہو جاتے ہیں کہ کچھ عرصے بعد ان کے دل احمدیت کی طرف مکمل طور پر مائل ہو جاتے ہیں۔گویا کہ یہ جلسہ جہاں اسلام کے بارے میں نیک اثرات پیدا کرنے والا ہوتا ہے وہاں تبلیغ کا بھی بہت بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20 رجون 2014ء۔خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 369 تا 370)

اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں دعوت الی اللہ کی توفیق عطا فرمائے۔ تا نیک فطرتوں کو خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ملاتا چلا جائے۔آمین

100 سال قبل اگست 1923ء

بدقسمت یا خوش قسمت کیسے بنتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کسی کو بدقسمت نہیں بناتا سارے بندے اس کے ہیں۔پھر وہ کسی کو بدقسمت کیوں بناتا ہے اور سارا قرآن کریم اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ ہر ایک کو خدا نے خوش قسمت بنایا ہے۔آگے انسان خود اپنے آپ کو خوش قسمت ثابت کرتا ہے اور خود ہی اپنے آپ کو بدقسمت ٹھہراتا ہے۔ورنہ ترقی کرنے والا انسان نہ اس قسمت کی وجہ سے ترقی کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوتی ہے۔اور نہ تنزل کرنے والا اس قسمت کی وجہ سے تنزل کرتا ہے۔بلکہ دونوں میں سے ایک کی کامیابی اور دوسرے کی ناکامی کا راز اپنی اپنی کوششوں میں ہوتا ہے۔جو شخص ترقی کرتا رہتا ہے وہ اس لئے ترقی کرتا ہے کہ اپنے فرائض کو سمجھتا ہے اور جو شخص تنزل کے گڑھے میں گرتا ہے وہ اس لئے گرتا ہے کہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتا۔"

(خطبہ جمعہ: 17 راگست 1923۔الفضل 24 راگست 1923ء صفحہ 8)

رسالہ مسلم سن رائز:

"رسالہ مسلم سن رائز" ماہوار ہونا چاہئے اور اسی صورت میں یہ آرگن بن سکتا ہے۔فی زمانہ مشن کیلئے آرگن بڑی ضرورت ہے۔اگر اس کو ماہوار نہ کیا جاوے تو یہ آرگن نہیں بن سکتا۔اور بغیر آرگن کوئی مشن آج کل چل نہیں سکتا۔خاص کر مغربی دنیا میں جہاں تمام کام کیلئے پروپگنڈا کی ضروت ہے۔"

(الفضل 21 راگست 1923ء صفحہ 8)

خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کشتی چلانا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔27 راگست کو پھر اچھی بارش ہوئی۔حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک نئی کشتی میں بیٹھ کر سیر فرمائی۔حضور کشتی خود چلاتے رہے۔

(الفضل: 31 اگست 1923ء صفحہ: 1)

اسلام کی اہمیت و عظمت (12)

(از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(مرتبہ: عبدالمؤمن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت)

کفّارہ قانون قدرت کے خلاف:

’’اب ہم تو اُصول ہی کو دیکھیں گے۔ ہمارے اصول میں تو یہ لکھا ہے کہ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ (الزلزال: 8) اب اس کا اثر تم خود سوچ لوگے، کیا پڑے گا۔ یہی کہ انسان اعمال کی ضرورت محسوس کرے گا اور نیک عمل کرنے کی سعی کرے گا۔ برخلاف اس کے جب یہ کہا جاوے گا کہ انسان اعمال سے نجات نہیں پاسکتا۔ تو یہ اُصول انسان کی ہمت اور سعی کو پست کر دیگا اور اس کو بالکل مایوس اور بے دست و پا بنادے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کا اُصول انسانی قویٰ کی بھی بے حرمتی کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی قویٰ میں ایک ترقی کا مادہ رکھا ہے، لیکن کفارہ اس کو ترقی سے روکتا ہے، ابھی مَیں نے کہا ہے کہ کفارہ کا اعتقاد رکھنے والوں کے حالاتِ آزادی اور بے قیدی کو جو دیکھتے ہیں تو یہ اسی اصول کی وجہ سے ہے کہ کتے اور کتیوں کی طرح بدکاریاں ہوتی ہیں۔ لنڈن کے ہائیڈ پارک میں علانیہ بدکاریاں ہوتی ہیں اور حرامی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پس ہم کو صرف قیل وقال تک ہی محدود نہ رکھنا چاہئے۔ بلکہ اعمال ساتھ ہونے چاہئیں۔ جو اعمال کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ سخت ناعاقبت اندیش اور نادان ہے۔ قانونِ قدرت میں اعمال اور ان کے نتائج کی نظیریں تو موجود ہیں۔ کفارہ کی نظیر کوئی موجود نہیں۔ مثلاً بھوک لگتی ہے، تو کھانا کھا لینے کے بعد وہ فرو ہو جاتی ہے یا پیاس لگتی ہے، پانی سے جاتی رہتی ہے تو معلوم ہوا کہ کھانا کھانے یا پانی پینے کا نتیجہ بھوک کا جاتے رہنا یا پیاس کا بُجھ جانا ہوا۔ مگر یہ تو نہیں ہوتا کہ بُھوک لگے زیدؔ کو اور بکرؔ روٹی کھائے اور زیدؔ کی بُھوک جاتی رہے۔ اگر قانونِ قدرت میں اس کی کوئی نظیر موجود ہوتی، تو شاید کفارہ کا مسئلہ مان لینے کی گنجائش نکل آتی، لیکن جب قانونِ قدرت میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں تو انسان جو نظیر دیکھ کر ماننے کا عادی ہے۔ اسے کیونکر تسلیم کرسکتا ہے۔ عام قانونِ انسانی میں بھی تو اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ زیدؔ نے خون کیا ہو اور خالدؔ کو پھانسی ملی ہو۔ غرض یہ ایک ایسا اُصول ہے جس کی کوئی نظیر ہرگز موجود نہیں۔‘‘

(ملفوظات: جلد 1 صفحہ 114)

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانیاں:

’’ہندوؤں اور عیسائیوں میں دیکھتا ہوں کہ عورتیں بھی بہت بڑی جائیدادیں اور روپیہ اس کام کے لئے وصیت کرجاتے ہیں۔ آجکل کے مسلمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہمارے لئے جو بڑی سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ وہ خود ہی اس کا حامی وناصر ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بنادے، اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت پیش کرنی پڑتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدد مانگی۔ اسی طرز پر جو منہاج نبوت کی طرز ہے۔ ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں، مگر میں پھر یہی کہوں گا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت کے لئے جمع کرلیں، تو یہ تو ظاہر بات ہے کہ اس قدر نہیں کرسکتے، جس قدر پادریوں کے پاس ہے اور اگر اتنا بھی کرلیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اسی کو ملتی ہے، جس سے خدا خوش ہو۔‘‘

(ملفوظات: جلد 1 صفحہ 152)

اسلام کا خاصہ:

’’اسلام کا خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔ عیسائیوں کو اس بات پر یقین نہیں۔ کیوں؟ انہوں نے جسمانی خدا بنایا ہے۔ انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہیں ہوتی، اور خطرات کے وقت اسے سنبھال لیتی ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ ہے۔ اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔‘‘

(ملفوظات: جلد 1 صفحہ 195)

سید فہیم احمد
مبلغ سلسلہ
ایڈیشنل نظارت دعوت
الی اللہ جنوبی ہند

دنیا کے موجودہ حالات اور دعوت الی اللہ کی اہمیت و برکات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔اوراشرف المخلوقات کالقب عطا فرمایا۔اور باقی تمام مخلوقات کواُس کے ماتحت رکھنے کاواحد مقصد یہ ہے کہ اُس کے عادات اوراخلاق باقی مخلوقات سے بالکل الگ ہوں۔ لیکن جب ہم دنیا کے کسی بھی خطہ پرنظر دوڑاتے ہیں۔اُس کے برعکس نظارے دیکھتے ہیں۔ ہرطرف حضرت انسان بےچینی اور بدامنی کا شکار ہے۔کہیں مشرق ومغرب کا جھگڑا ہے۔کہیں شمال اورجنوب میں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔جدھر دیکھوفتنہ وفساد، ماردھاڑ،ظلم وتشدد کابازارگرم ہے۔اورنفرتوں کی دیوارسینہ تان کرکھڑی ہے۔

ہرگھراور ہرملک ایک ماتم کدہ بناہواہے۔غرض قتل وغارت اورآدم کشی کاعمل اس قدر ہورہاہے۔جس کے سننے سے انسان کے حواس معطل ہوتے ہیں بیداری اورخواب کی تمیزمٹ جاتی ہے۔چنگیز خان اور بخت نصر نے بھی دنیا کے حالات بگاڑے تھے۔نپولین اور ہٹلر نے بھی نظام امن کوتہہ وبالا کیا تھا۔مگر اِس وقت دنیامیں جس قدرتباہی وبربادی کاعالم ہےاس سےان تمام مظالم کی داستان بھی شرماتی ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر مدبّر دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے بےچین اور پریشان نظرآرہے ہیں۔صرف امن کی خواہش امن پیدا نہیں کرسکتی۔کیونکہ جولوگ امن کے خواہش مند ہیں،صرف اس وجہ سے ہیں کہ ان کی قوم امن حاصل کرے۔مگروہ اپنے دشموں کیلئے یہی چاہتے ہیں کہ وہ جلد تباہ وبرباد ہوں۔پس جب انسان کو یہ علم ہوکہ میرے اوپرایک بالاہستی ہے۔جس کی مجھ پر پوری نظر ہے۔اگرمَیں نے کسی کے امن کو برباد کیا تو مجھے وہ بالاہستی کچل کررکھ دے گی،تووہ کبھی ایسی حرکت نہیں کرے گا۔

الغرض توحید کامل کے بغیر دنیامیں امن وسکون کبھی قائم نہیں ہوسکتا۔

جیسے ایک بچہ جب وہ دوسروں کا کھلونا چھین لیتاہے۔تووہ اپنے لئے امن حاصل کرلیتاہے۔لیکن اس کے ہاتھ سے دوسرے کا امن چھینا جاتاہے۔ایک خوش ہورہاہوتاہے۔دوسرارورہاہوتاہے۔ایسی صورت میں اگروالدین یااُستاد ہوں توکبھی بھی اس کھیل کوجاری رہنے نہیں دیں گے۔مگرجس بچے نے کھلونا چھینا ہوگا۔اس سے کھلونا لےکرجس کا تھا اس کودیدیں گے۔تب وہ بچہ سمجھ جاتاہے کہ وہ امن جودوسروں کے خوشیوں کوچھین کرحاصل کیاجاتاہے وہ ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔

الغرض حقیقی امن اُس وقت حاصل ہوگاجب لوگ جزایاسزا کے مالک ایک خدا،ایک بالاہستی کاتصوردل میں رکھیں گے۔اسلام کاحقیقی کام دواصولی شاخوں پرمنقسم ہے۔(1)تبلیغ (2)تربیت۔

(1) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتاہے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ (آل عمران:111) ترجمہ:تم انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔تم اچھی باتوں کاحکم دیتے ہواور بری باتوں سے روکتے ہواوراللہ پرایمان لاتے ہو۔

(2) دوسری جگہ فرماتاہے۔ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (حم السجدة:34)
ترجمہ:اور بات کہنے میں اس سے بہترکون ہوسکتاہے جواللہ کی طرف بلائے اورنیک اعمال بجالائے اورکہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(3) اُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل:126) ترجمہ:اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اوراچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اوران سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کرجوبہترین ہو۔

خداکے دین کے منادی اوربنی نوع انسان کوخداکی طرف بلانا۔یہی اصل مقصد ہے۔حضرت علیؓ جب ایمان لائے،دعوت الی اللہ میں پیش

پیش رہے۔ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ لیکن ملاحظہ کیجئے۔ اس کی ابتداء کیسی مختصر تھی۔ لیکن ایک نوعمر دس سال کے بچے کا عزم اور ارادہ دیکھئے۔ جب تمام سرداران قریش بانئ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغامِ توحید سن کر خاموش رہے۔ تو اس وقت حضرت علیؓ جن کی عمر 10 سال تھی۔ اُس پیغام کو پہنچانے میں لبیک کہتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ میرا قرض کون ادا کرے گا۔ میرے اہل وعیال میں میری نیابت کون کرے گا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا أنا یا رسول اللہ (سیرۃ النبی جلد 1 صفحہ 461)

آنحضرتؐ نے ایک غزوہ پر روانہ کرتے وقت حضرت علیؓ سے فرمایا: علی جاؤ۔ لیکن جب وہاں پہنچو تو سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا۔ اور پھر انہیں بتانا کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق ہیں۔ فرمایا بخدا اگر ایک آدمی تیرے ذریعہ ہدایت پاتا ہے تو وہ تیرے لئے اعلیٰ درجے کی سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ (مسلم کتاب الفضائل)

بعثت نبوی کے چوتھے سال حکم الٰہی نازل ہوا۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ (الحجر:95) ترجمہ: پس خوب کھول کر بیان کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے اور شرک کرنے والوں سے اعراض کر۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (الشعراء:215) ترجمہ: اور اپنے اہلِ خاندان یعنی اقرباء کو ڈرا

اس کی تعمیل میں آپؐ نے کوہ صفا میں چڑھ کر تمام قبیلے والوں کو الگ الگ نام لے کر بلایا۔ جب سب جمع ہو گئے تو دریافت فرمایا۔ اگر مَیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر جرار ہے۔ جو تم پر حملہ کرنے والا ہے۔ تو کیا تم مانو گے۔ اس پر سب نے ایک آواز میں یہی کہا کیوں نہیں! ضرور مان لیں گے۔ کیونکہ ہم نے آپؐ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا۔ ہمیشہ آپؐ کی سچائی کا تجزیہ کیا ہے۔ لیکن جب آپؐ نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو سب نے یہی کہا تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا۔

الغرض جب بھی خدا کی طرف سچائی کا انصرام لے کر کوئی آیا کبھی اس کو خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ ہمیشہ اس کی مخالفت ہوئی۔ اُس زمانہ کے شریر، خود غرض اور مفاد پرست لوگ اس کے جانی دشمن بن گئے۔

یہی وہ دن تھے جب آنحضرتؐ نے صبح وشام خفیہ واعلانیہ کفار مکہ کو ان کی مجالس میں اور بازاروں میں، اجتماعوں میں غرض ہر موقعہ پر پیغام حق پہنچایا۔ حضرت ابوطالب نے خوف زدہ ہو کر آپ کو بلایا کہ قوم مشتعل ہو رہی ہے۔ قریب ہے کہ وہ تیرے ساتھ مجھے بھی ہلاک کر دیں۔ میں مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہی وہ کام ہے جس کیلئے میں بھیجا گیا ہوں۔ مَیں احکام الٰہی کو پہنچانے میں موت سے ڈر کر رُک نہیں سکتا۔ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں پھر بھی مَیں اپنے کام سے رک نہیں سکتا۔

عصر حاضر میں آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو امام مہدی بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ پہلے دن چالیس مخلصین نے بیعت کی تھی۔ پھر آپؑ کی زندگی میں ہی اس جماعت کی تعداد چار، پانچ لاکھ ہو گئی۔ آج بھی ہر سال لاکھوں افراد شامل ہو رہے ہیں۔ 213 ممالک میں یہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

لیکن ابھی ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا کے مسیح اور مہدی کی تعلیمات کی طرف رجوع نہیں کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ دنیا والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور یہ مقصد حاصل کرنے کیلئے اسے تبلیغ اور دعوت الی اللہ کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ ہر احمدی اقرار کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔

(خطبہ جمعہ 8 فروری 1929)

الغرض جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی ہوگی اور یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہر سال ایک شخص کو ناری فرقہ سے نکال کر جنتی فرقہ میں شامل کرے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”دنیا تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے اس کو تباہی سے بچائیں۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کیلئے داعی الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص

ٹارگیٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے بلکہ اپنی جماعتوں کی ایسی منصوبہ بندی کریں کہ ہر احمدی اللہ کے پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔" (الفضل 8 جون 2004ء)

اے مسیح موعود کے شیرو اُٹھو:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

''پس میں تمام احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کے انسان کو خدائے حی و قیوم کی طرف بلائیں... اس لئے اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! اور اے دین مصطفیٰ میں اللہ کے متوالو! اب اس خیال کو چھوڑ دو کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے ذمہ کیا کام لگائے گئے ہیں تم میں سے ہر ایک مبلغ ہے اور ہر ایک خدا کے حضور اس بات کا جواب دہ ہوگا۔ تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں تم بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد مصطفیٰؐ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو...

ہر احمدی بلا استثنا مبلغ ہے۔ وہ وقت گزر گیا کہ جب چند مبلغین پر انحصار کیا جاتا تھا۔ اب تو بچوں کو بھی مبلغ بنا پڑے گا، بوڑھوں کو بھی مبلغ بنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ بستر پر لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی مبلغ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں تو وہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تبلیغ کے جہاد میں شامل ہو سکتے ہیں۔

آپ ان نشانوں کے گواہ بن کر پہلے سے بڑھ کر مسیح موعود کی آمد کی منادی کریں، اور اتنی شان سے کریں کہ جلد وہ سال طلوع ہو۔ جب دس دس لاکھ ایک ایک وقت میں احمدیت میں داخل ہو رہے ہوں... لازماً اپنی تعداد کو بڑھانا ہے۔ اور ان لوگوں پر غالب آنا ہے۔ اُن کی اکثریت کو لازماً اقلیت میں تبدیل کرنا ہے...

اے مسیح موعود کے شیرو اُٹھو! خدا کی تائید تمہارے ساتھ ہے۔ آج نہیں تو کل یہ ضرور ہوگا۔ یہ تو آسمان کی تحریریں ہیں تبدیل نہیں کی جا سکتیں۔ میری خلافت میں نہیں تو آئندہ آنے والے خلیفہ کے زمانے میں یہ تقدیر اٹل ہے کہ یہ اکثریتیں اقلیتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ اور مسیح موعود کے سچے غلاموں کی اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ اور قیامت تک پھر جماعت احمدیہ کو منکرین پر غلبہ عطا ہوگا۔" (اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جلسہ سالانہ برطانیہ 31 جولائی 1994)

اس مقدس امانت کی حفاظت کرو:

ایک اور موقعہ پر آپؒ فرماتے ہیں۔

''تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا احمدی سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہوگی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی۔ اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔"

(خطبہ جمعہ: 12/ اگست 1983ء۔ خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 422)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)
{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}
پروپرائٹر حمید احمد غوری
فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

آج احمدیت کا پرچم پوری شان سے اکناف عالم میں لہرا رہا ہے۔ اور ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیائے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“

(تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

نیز فرماتے ہیں۔ ”دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے۔ بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا۔ اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اپنے ایک مکاشفہ کی بناء تحریر فرماتے ہیں۔

”ہمارا سلسلہ حقہ گو آج ایک چھوٹا سا پودا معلوم ہوتا ہے۔ مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا۔ اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اس کے سائے کے نیچے بسیرا کریں گے۔ اور وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے۔ چنانچہ جب میں 1908ء میں میرٹھ گیا۔ تو وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ دکھایا گیا۔ کہ ستر ہویں صدی ہے۔ اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں... یہ خدا کی باتیں ہیں ضرور ہے کہ کسی وقت پوری ہو کر رہیں۔“

(اخبار بدر 30 جنوری 1913 صفحہ 16)

جماعت احمدیہ کی ترقی سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک پُرشوکت پیشگوئی بھی قابل ذکر ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

”پس ہماری آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں دیکھیں گی کہ دنیا کی زبردست طاقتیں اور قوتیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی پر راضی نہ ہوگا۔ وہ جماعت کو اور بڑھاتا جائے گا جب تک لوگ یہ نہ کہہ اٹھیں کہ دنیا میں احمدیت ہی ایک مذہب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُس زمانہ میں جبکہ آپ کے ساتھ ایک بھی آدمی نہ تھا فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ باقی اقوام اس طرح رہ جائیں گی جس طرح آج کل پرانی خانہ بدوش قومیں ہیں۔ پس کچھ لوگ آج مانیں گے، کچھ کل، کچھ پرسوں، اسی طرح روز بروز اور دن بدن جماعت بڑھتی جائے گی۔ اور ساعت بساعت اس کی قوت ترقی کرتی جائے گی۔ غریب، امیر، عام انسان و خواص و بادشاہ اور رعایا حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے گی۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں یہی سلسلہ رہ جائے گا۔ اور باقی مذاہب اس کے مقابلہ میں اسی طرح ماند ہو

ملفوظات جلد 4 صفحہ 607	”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے“	ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 Station Road Radhanagar Chrompet Chennai - 600044	Ph. 9003253723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

جائیں گے جس طرح سورج کے سامنے ستارے ماند پڑھ جاتے ہیں۔" (منہاج الطالبین۔انوارالعلوم جلد9 صفحہ 213)

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایک پُرشوکت پیشگوئی پیش کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔آپؒ فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اگلی صدی میں (یعنی جماعت احمدیہ کی دوسری صدی میں) تم یہ نظارے دیکھو گے کہ عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ ریزہ ریزہ کرکے میدانوں کی طرح، ہموار میدانوں کی طرح تمہارے سامنے بچھا دیئے جائیں گے اور احمدیت کے فتح کے گھوڑے اور اسلام کی فتح کے گھوڑے دندناتے ہوئے اُن کی چھاتی کے اوپر سے گزرتے چلے جائیں گے اور پھر اگلی دنیاؤں کو فتح اور پھر مزید اگلی دنیاؤں کو فتح کرتے چلے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ:17 مارچ 1989ء۔خطباتِ طاہر جلد8 صفحہ 171)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"میرے پیارو! آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ آپ اس عظیم الشان خادمِ اسلام سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے پیروکار ہیں۔آپ بھی خدمتِ دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔...

پس جنہیں حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینی خدمت کی توفیق مل رہی ہے وہ اپنی ذمہ داریوں کو خدا کا فضل سمجھتے ہوئے پورے جوش وجذبے کے ساتھ ادا کریں تاکہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی دعائیں آپ کے حق میں قبول ہوں اور جو ابھی تک اس خدمت سے محروم ہیں وہ اپنی سستیاں ترک کرکے جلد حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے حقیقی غلاموں کی صف میں شامل ہوکر اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوجائیں تا انہیں بھی روحانی زندگی کی لذتیں نصیب ہوں...ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ لوائے اسلام جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بلند کیا تھا، آپ کی پیاری جماعت، خلافت احمدیہ کی قیادت میں بڑی شان کے ساتھ اسے بلند سے بلند کرتی چلی جائے گی۔یہاں تک کہ وہ سب دنیا میں پوری آب وتاب کے ساتھ لہرانے لگے۔اور ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔"

(پیغام برموقعہ اخبار بدر جلسہ سالانہ نمبر 2016ء)

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سُو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامران ہوگی

❁❁❁

نسخہ نورنظر

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 27 مئی 1894ء کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو ایک خط میں لکھا۔

(1) کلونجی نو ماشہ (2) کالی مرچ چھ ماشہ (3) کچور چھ ماشہ (4) مجیٹھ چھ ماشہ (5) مُشک خالص تین ماشہ (کل پانچ دوائیاں ہیں) باریک پیس کر ایک رتی سے دورتی تک تا ایامِ وِلادت ہر ماہ دس دن (صرف ایک وقت) عورت کو کھلا دیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اولا د نرینہ ہوگی۔

(حیات نور باب4 صفحہ 199۔مطبوعہ 2003ء نظارت نشرواشاعت قادیان)

❁ Taj 9861183707 ❁
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

مکرم یعقوب علی نیاز صاحب مرحوم کا ذکر خیر

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم یعقوب علی نیاز صاحب معلم سلسلہ مؤرخہ 26 جون 2023ء کو جماعت احمدیہ راماچندراپورم (ضلع ایسٹ گوداوری، آندھراپردیش) میں رات 11 بجے کے قریب 48 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔مؤرخہ 27 جون کو آبائی وطن تمڑ پلی میں تدفین ہوئی۔

مکرم موصوف جماعتِ احمدیہ تمڑ پلی میں (ضلع ورنگل، تلنگانہ) میں 22 ستمبر 1976ء کو پیدا ہوئے۔آپ کے والد صاحب کا نام محمد قاسم تھا جو Freedom Fighter پنشنر تھے۔میٹرک کے بعد آپ جامعۃ المبشرین قادیان میں داخلہ لے کر سن 1998ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ جماعتِ احمدیہ وجے رائی میں سب سے پہلے متعین ہوئے۔بعدہٗ مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق ملتی رہی۔سال 2023ء کیلئے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے آپ کو ناظم انصاراللہ ضلع ایسٹ گوداوری مقرر فرمایا تھا۔احسن رنگ میں خدمت بجالا رہے تھے۔ 25 جون کو سالانہ اجتماع ضلع ایسٹ گوداوری بھی منعقد کرنے کی آپ کو توفیق ملی تھی۔پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ نورالنساء صاحبہ اور دو بیٹے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKYBATTERYCENTRE
BATTERY&DIGITALINVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

مکرم مسعود احمد فضل صاحب مرحوم کا ذکر خیر

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مسعود احمد فضل صاحب (زعیم، ناظم انصاراللہ عثمان آباد و سیکریٹری وقف جدید) مؤرخہ 20 مئی 2023 کو شام 7:45 بجے میجر ہارٹ اٹیک سے 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔حیدرآباد کے راستے تابوت قادیان لایا گیا۔مؤرخہ 22 مئی 2023ء کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ مؤرخہ 5 جولائی 1972ء کو بیدر (کرناٹک) میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام مکرم منصور احمد فضل ہے۔آپ نے ڈگری تک تعلیم حاصل کی تھی۔مکرمہ شائستہ نسرین صاحبہ بنت مکرم عبدالعظیم صاحب مرحوم عثمان آباد سے شادی ہونے کے بعد آپ عثمان آباد ہی منتقل ہوگئے تھے۔موصوف زعیم انصاراللہ عثمان آباد کے طور پر احسن رنگ میں خدمت بجالا رہے تھے۔گزشتہ سال بھارت بھر کی مجالس میں عثمان آباد نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔الحمدللہ۔سال 2023ء کیلئے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے آپ کو ناظم انصاراللہ ضلع عثمان آباد مقرر فرمایا تھا۔پسماندگان میں اہلیہ اور دو بیٹیاں ایک بیٹا ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور بچوں کو روشن مستقبل عطا فرمائے۔آمین

Sk.Abdul Rahim (SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

اخبارِ مجالس

دورہ مجالس انصاراللہ ھماچل پردیش:

خاکسار کو حسب ہدایت مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب قائد تجنید کے ہمراہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل کی جملہ مجالس انصاراللہ کا دورہ کرنے کی توفیق ملی ہے۔

(1) مجلس برنو:

مؤرخہ 25 مئی 2023ء کو صبح 8:30 بجے روانہ ہوکر 12 بجے مجلس برنو پہنچے۔ وہاں کے زعیم انصاراللہ مکرم اجیت محمد صاحب معلم سلسلہ سے ملاقات کی جملہ رپورٹ فارم۔ تجنید فارم۔ نماز کا کتابچہ اور دیگر لائحہ عمل وغیرہ ان کو دیئے تجنید کی فہرست تیار کی اور ان کے ساتھ تربیتی و تبلیغی امور، نمازوں کی پابندی، تلاوت قرآن کریم پر خاص زور دینے کی نصیحت کی۔ بعد نماز ظہر 2:30 بجے بھیرہ ستھوتھر کیلئے روانہ ہوئے۔

(2) مجلس بھیرہ ستھوتھر:

تقریباً 4:30 بجے وہاں آمد ہوئی عصر کی نماز سے فارغ ہوکر وہاں کے مبلغ مکرم عالم دین صاحب جو کہ زعیم انصاراللہ بھی ہیں سے میٹنگ

کی اور فہرست تجنید تیار کروائی۔ نماز مغرب میں گاؤں کے کافی بچے اور بچیاں نماز میں آئیں ان سے سوال و جواب کی شکل میں دین کی بنیادی باتیں کیں۔ بعد نماز عشاء جملہ احمدیوں کے گھروں پر جاکر الگ الگ خاندانوں کے لوگوں کو جمع کر کے ان سے تربیتی و تبلیغی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ رات کو مشن ہاؤس بھیرہ ستھوتھر میں ہم نے قیام کیا۔

(3) مجلس سلوح:

مؤرخہ 26 مئی 2023ء کو صبح 9:00 بجے مجلس سلوح کیلئے روانہ ہوئے۔ 10:30 بجے وہاں آمد ہوئی۔ وہاں پر بھی زعیم انصاراللہ مکرم شاہ دین صاحب سے ملاقات ہوئی یہاں پر انصار نہیں مل سکے کیونکہ سب مزدور پیشہ ہیں۔ فہرست تجنید وغیرہ تیار کر کے زعیم صاحب کو ساتھ لیکر مجلس کانگر بڈھیرہ گئے وہاں پر ایک احمدی گھرانے کے سب لوگوں کو بٹھا کر تربیتی و تبلیغی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ یہاں لوگوں کو جب انصاراللہ سے شائع شدہ نماز کا کتابچہ دیا گیا تو انہوں نے ہندی کا کتابچہ دینے کا مطالبہ کیا۔

(4) مجلس بڈھیرہ راجپوتانہ:

11:00 بجے وہاں سے مجلس بڈھیرہ کیلئے روانہ ہوئے 12:30

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں“ (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،
سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

بجے وہاں پہونچ کر نماز جمعہ کی تیاری کی اور فہرست تجنید بنائی۔ بعد نماز جمعہ پندرہ، بیس احمدی احباب و مستورات کو بٹھا کر ایک جلسہ کی شکل میں تربیتی وتبلیغی امور پر خطاب کیا۔

(5) مجلس نگنولی پنجاور مضافات:

3:50 بجے نگنولی جو کہ پنجاور کے مضافات میں آتا ہے، کیلئے روانہ ہوئے وہاں پر بھی ایک احمدی گھرانے میں میٹنگ کی گئی اور دینی تربیتی و تبلیغی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

(6) مجلس باتھو:

5:00 بجے وہاں سے مجلس باتھو کیلئے روانہ ہوئے اور 6:30 بجے آمد ہوئی یہاں پر بھی تین گھرانوں کے احباب و مستورات اور بچوں کو جمع کر کے نماز باجماعت، تلاوت قرآن مجید کو باقاعدگی سے جاری رکھنے کی نصیحت کی گئی۔ ابھی یہاں مسجد نہیں ہے احباب جماعت کے ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے مسجد کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ غیب سے انتظام فرمائے۔ بعدہٗ بھیرہ ستوتھر کیلئے روانہ ہوئے اور 10:30 بجے شب آمد ہوئی یہیں پر رات میں قیام کیا۔

(7) مجلس ٹھٹھل:

مورخہ 27 مئی 2023ء کو صبح 6:30 بجے مجلس ٹھٹھل کیلئے روانہ ہوئے 7:30 بجے وہاں آمد ہوئی زعیم انصاراللہ مکرم دلدار احمد صاحب سے ملاقات ہوئی وہ چونکہ اپنی ڈیوٹی پر جا رہے تھے اس لئے انہوں نے اپنے بھتیجے مکرم آصف حبیب صاحب کو معاونت کیلئے ہمارے ساتھ کر دیا۔ پورے گاؤں کے احمدیوں کے گھروں پر جا جا کر الگ الگ طور پر وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے ان سے دینی وتبلیغی امور پر تبادلہ خیال کیا اور فہرست تجنید تیار کی۔

(8) مجلس ڈنگوہ:

10:40 پر مجلس ڈنگوہ کیلئے روانہ ہوئے اور 11:35 بجے یہاں آمد ہوئی یہاں پر بھی ظہر کی نماز سے قبل گاؤں کے جملہ احمدیوں کے گھرانوں میں جا کر ملاقاتیں کیں۔ مکرم کوڑا دین صاحب زعیم انصار اللہ سے ملاقات کر کے انہیں جملہ ہدایات و رپورٹ فارم وغیرہ دیئے۔ بعد نماز ظہر مقامی معلم صاحب سے فہرست تجنید بنوائی۔

نماز عصر کے بعد یہاں پر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریباً 04 انصار۔ 05 خدام۔ 10 اطفال۔ 15 لجنات۔ 14 ناصرات اور 07 بچے بچیاں مجموعی طور پر 55 افراد نے شرکت کی۔ جلسہ میں حسب طریق تلاوت، نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں اور اجتماعی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ الحمدللہ۔

اس سہ روزہ دورہ میں بالمشافہ جملہ احباب جماعت سے ملاقات کرتے ہوئے ضروری دینی امور سمجھائے گئے۔ جس میں مکرم اجیت محمد صاحب معلم سلسلہ۔ مکرم عالم دین صاحب مربی سلسلہ۔ مکرم شاہ دین صاحب معلم سلسلہ۔ مکرم عبدالکبیر صاحب معلم سلسلہ اور مکرم آصف حبیب صاحب خادم مجلس ٹھٹھل نے بھرپور تعاون دیا۔ **فجزاھم اللہ تعالیٰ**۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالمؤمن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

طالبِ دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

لوکل سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ چنئی:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 4،3 جون 2023ء کو مجلس انصار اللہ چنئی کا لوکل سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔مؤرخہ 3 جون کو باجماعت نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔بعد نماز فجر و درس انصار نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔تواضع کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔میوزیکل چیئر وغیرہ مسجد کی چھت پر اور دوڑ، تھرو بال وغیرہ قریبی گراؤنڈ میں ہوئے۔ یہ مقابلہ جات نہایت ہی خوشگوار ماحول میں منعقد ہوئے۔

مؤرخہ 3 جون 2023ء کو صبح 10 بجے زیر صدارت مکرم وائی ظفر اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ چنئی افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم سید حبیب علی صاحب نے کی۔جبکہ عہد انصار اللہ مکرم سلطان احمد صاحب ناظم چنئی نے دہرایا۔مکرم محمد مبارک احمد نوجوان صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔بعدہٗ خاکسار فضل الرحمٰن فضل نے مہمانان کا خیر مقدم کرتے ہوئے سالانہ کارکردگی رپورٹ بھی سنائی۔پھر محترم سلطان محی الدین صاحب مربی سلسلہ نے اجتماع کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کی۔صدر اجلاس نے اجتماع کے تعلق سے چند نصائح فرما کر اجتماعی دعا کروائی جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔جس کے بعد علمی مقابلہ جات (1) تلاوت قرآن کریم (2) نظم خوانی (3) تقاریر کروائے گئے۔

اختتامی اجلاس زیر صدارت مورخہ 4 جون 2023ء کو شام 4 بجے مسجد محمود (چنئی) میں محترم سلطان احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع چنئی منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم سی ایچ شرف الدین صاحب نے کی جبکہ مکرم محمد مبارک احمد نوجوان صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔صدر

اختتامی اجلاس کے موقع پر مکرم سلطان احمد صاحب ناظم تقریر کرتے ہوئے

اجتماع کمیٹی نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔اخیر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔بعد ازاں اجتماع کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔نیز گزشتہ سال کے مرکزی دینی امتحان میں حصہ لینے والوں کو مرکزی سرٹیفکیٹ بھی دیئے گئے۔اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پزیر ہوا۔

عطیہ خون مجلس انصاراللہ چنئی:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ چنئی کو مؤرخہ 25 جون 2023ء کو ایک بلڈ ڈونیشن کیمپ کے انعقاد کا موقع ملا۔ہمارے ایک ناصر جن کی عمر 64 برس ہے خون دینے کیلئے آئے۔بلڈ پریشر ہیموگلوبین وغیرہ کا ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد جب خون دینے کے آخری مرحلے پر پہونچے تو ڈاکٹر صاحب نے عمر 64 برس دیکھ کر خون لینے سے انکار کر دیا۔یہ صاحب بضد تھے کہ آپ کو خون لینا ہی پڑے گا۔میں 20 کیلومیٹر کی دوری سے آیا ہوں۔اچھا اور تندرست ہوں۔میرے تمام کے تمام ٹیسٹ نارمل ہیں۔بہر حال Lions Blood Bank کے قوانین کے مطابق اس عمر کے لوگوں سے عطیہ خون نہیں لیا جاسکتا تھا۔اس لئے خاکسار نے موصوف کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ انما الأعمال

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

بالنیات یہ آپ کا خون لیں یا نہ لیں میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جذبے کو قبول فرمائیگا۔ ان شاءاللہ۔جس قوم میں اس قسم کے ناصر ہوں وہ قوم کبھی مایوس نہیں ہوتی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں 24 یونٹ عطیہ خون دینے کی توفیق ملی۔ کیمپ کے اختتام پر خاکسار نے ڈاکٹروں اور اسٹاف کو جماعت کا تعارف کروایا اور اُنہیں جماعتی کُتب بھی دیئے۔اس سے ڈاکٹروں اور اسٹاف پر جماعت کا بہت اچھا اثر پڑا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

خدمت خلق مجلس انصاراللہ چنئی:

مجلس انصاراللہ چنئی کے ایک مخلص رکن مکرم وی ایم طاہر احمد صاحب کینسر کے چوتھے اسٹیج پر ہیں۔مکرم موصوف کی عیادت کیلئے مورخہ 30 جون 2023ء کو ایک قافلہ کی صورت میں چند مخیر انصار اُن کے گھر پہنچے۔اس موقع پر موصوف کے علاج کیلئے مجلس انصاراللہ چنئی کی طرف سے پچاس ہزار (-/50,000) روپئے کا ایک لفافہ پیش کیا گیا اور اجتماعی دعا کروائی گئی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو معجزانہ رنگ میں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

(فضل الرحمن فضل،زعیم مجلس انصاراللہ چنئی)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ایسٹ گوداوری:

مؤرخہ 25 جون 2023ء کو احمدیہ مسجد ونگل پوڑی میں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ایسٹ گوداوری منعقد ہوا۔اجتماع کا آغاز باجماعت نمازِ تہجد سے ہوا۔بعد نماز فجر ودرس چائے کے وقفہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی یعقوب علی نیاز صاحب ناظم ضلع ایسٹ گوداوری منعقد ہوا۔تلاوت کے بعد مکرم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔نظم اور سالانہ رپورٹ پیش ہونے کے بعد آخر پر مکرم صدر اجلاس نے انصار کو نماز باجماعت کی طرف خصوصی توجہ دینے اور اپنے بچوں کو بھی نماز کا عادی بنانے کی نصیحت کرکے اجتماعی دعا کروائی۔بعد ازاں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔بعد نماز ظہر وعصر و تناول طعام کے بعد اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم محمد نبی صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔جس میں مکرم محمد اکبر صاحب معلم سلسلہ نے تنظیم انصاراللہ کی اہمیت بیان کی۔تقسیم انعامات کے بعد مکرم صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجتماع اختتام پذیر ہوا۔اس اجتماع میں ضلع کی تمام مجالس سے انصار ذوق وشوق سے شامل ہوئے۔الحمدللہ

(شیخ سالار،نائب ناظم انصاراللہ ضلع ایسٹ گوداوری)

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

”کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔“ (حضرت مسیح موعودؑ۔سناتن دھرم: صفحہ 4)

سالانہ اجتماع ضلع شوپیان، کولگام زونA:

مؤرخہ 15، 16 جولائی 2023ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع شوپیان وکولگام زونA منعقد ہوا۔مؤرخہ 15 جولائی کو باجماعت نمازتہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ جوکہ مکرم طاہراحمد بیگ صاحب معاون صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے پڑھائی۔ بعدنماز فجرودرس احمدیہ قبرستان میں صحابہؓ کے مزار پرمکرم رشید احمد گنائی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ ریشی نگرنے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ ریفریشمینٹ کا انتظام کیا گیا۔

بعدازاں ہردو ضلع کے عہدیداران اورانصار بزرگان نے مکرم صدرصاحب مجلس انصاراللہ بھارت اورمکرم طاہراحمد بیگ صاحب معاون صدر مجلس انصاراللہ بھارت کا والہانہ استقبال کیا۔

مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے ٹھیک 9:15 بجے لوائے انصاراللہ لہرایا جس کے بعد موصوف کی صدارت میں ہی افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم مطیع اللہ ڈار صاحب نے تلاوت کی جبکہ عہد انصاراللہ کے بعد مکرم ناصراحمد شیخ صاحب نے نظم پڑھ کرسنائی۔ بعدازاں مکرم صدراجلاس نے سیدنا حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کرسنایا۔ پھرمکرم بشارت احمد گنائی صاحب ناظم ضلع شوپیان نے تعارفی تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چائے کے وقفہ کے بعد علمی مقابلہ جات کا پروگرام شروع ہوا۔ مقابلہ حسن قرأت زیرصدارت مکرم داؤداحمد ڈار صاحب ناظم ضلع کولگام زون A منعقد ہوا۔جبکہ مقابلہ نظم خوانی مکرم عبدالقیوم لون صاحب امیر جماعت احمدیہ آسنور کروایا گیا۔ بعدازاں نمازظہروعصر جمع ادا کی گئیں۔تناول طعام کے بعد ورزشی مقابلہ جات سرکاری ہائی اسکول میں کروائے گئے۔ والی بال، رسہ کشی، غبارہ پھوڑ، کیلا دوڑ، میوزیکل چیئر جیسے دلچسپ کھیلوں میں انصار نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

بعدنماز مغرب وعشاء تمام انصار نے عشائیہ تناول فرمایا۔جس کے بعد مجلس شوریٰ بھارت کی منظورشدہ تجویز کے تحت اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی 21/اگست 2022ء بذریعہ پروجیکٹر دکھایا گیا۔

دیگرمجالس سے تشریف لائے ہوئے انصار مہمانوں کی رہائش کیلئے جدید جامع مسجد کے نچلے حصہ میں عمدہ انتظام تھا۔الحمدللہ۔

مؤرخہ 16 جولائی کو بھی باجماعت نمازتہجد ادا کی گئی۔ بعدنماز فجر و درس قبرستان میں مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ آسنور نے اجتماعی دعا کروائی۔ ریفریشمنٹ کے بعد 50 میٹر اور 100 میٹر دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ناشتہ کے بعد مقابلہ تقاریر زیرصدارت مکرم خورشید احمد گنائی صاحب منعقد ہوا۔ بعدہٗ مقابلہ مشاہدہ معائنہ کروایا گیا۔ چائے کے وقفہ کے بعد ٹھیک 11 بجے ’’دورہ کشمیر حضرت مصلح موعودؓ‘‘ کے عنوان پر ایک خصوصی نشست زیرصدارت مکرم سید عبدالشکور صاحب امیر ضلع کولگام زورن A منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت، نظم کے مکرم طاہراحمد بیگ صاحب مینیجر رسالہ انصاراللہ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کے دورہ کشمیر کی تفصیل اوراس موقعہ پر آپؓ کے ارشادات کی تفصیل

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

احسن رنگ میں بیان کی۔سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1921ء میں جنت نظیر کشمیر کا سفر کیا تھا۔اس سفر میں سری نگر میں موجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مزار پر آپ نے دعا کی۔اور کشمیر کی جماعتوں کا بھی دورہ فرمایا تھا۔ بعدازاں مکرم صدر اجلاس نے حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات پر عمل کرنے کی نصیحت کرکے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے یہ نشست برخاست ہوئی۔حاضرین کو مفید معلومات حاصل ہوئے۔

کتاب ’’حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے‘‘ کے بارہ میں سوالات پر مشتمل مقابلہ کوئز کروایا گیا۔اس کے ساتھ ہی خطاب حضور انور 21؍اگست 2022ء اور G.K. کے سوالات پر مقابلہ ہوا۔یہ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔حاضرین بہت توجہ کے ساتھ سماعت فرماتے رہے۔بعد نماز ظہر و عصر جمع تناول طعام کا وقفہ دیا گیا۔

دوپہر ٹھیک 3:30 بجے زیر صدارت مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔مکرم مطیع اللہ ڈار صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا آغاز ہوا۔مکرم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔مکرم گلزار احمد گنائی صاحب نظم پیش کرنے کے بعد مکرم طاہر احمد شاہ صاحب امیر ضلع شوپیان نے ’’تربیت اولاد

مکرم طاہر احمد بیگ صاحب مینیجر رسالہ انصاراللہ انعامات تقسیم کرتے ہوئے

اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔جبکہ مکرم ناصر احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔اس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے خلافت سے وابستگی کے موضوع پر اہم نصائح کیں۔ اجتماع کے حوالہ سے انتظامات اور حاضری کے سلسلہ میں مکرم صدر اجلاس نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دعائیہ کلمات سے نوازا۔آپ نے منتظمین اور رضا کاران کا شکریہ بھی ادا کیا۔بعدہٗ ورزشی اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ

(بشارت احمد گنائی، ناظم مجلس انصاراللہ کولگام زون A)

Ph:09622584733 ”مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں Ph:09419049823

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرشادحضرتِ مسیحِ موعود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلام

طالبِ دُعا :: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40BFruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979